

بیادِ شہداءِ اہلِ ایمانِ قادی

ماہنامہ جمالِ ارضی

اپریل 2023ء رمضان المبارک 1444ھ

- ☆ محدث بریلوی نے ترجمہ قرآن کیوں کیا؟
- ☆ درود پاک کی جگہ (صلعم) وغیرہ لکھنا کیسا؟
- ☆ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا یم ولادت و وصال
- ☆ نماز پڑھیں مگر سمجھ کر
- ☆ غازی مرید حسین شہید

مجلسِ ارضی
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خسان قادری بریلوی قدس سرہ کے افکار کا حقیقی و تحقیقی ترجمان

بیاد

امام اہلسنت
جدیدین ملت
الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

ماہنامہ
جہانِ رضا

بانی مجلس رضا
حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمہ اللہ

بانی ماہنامہ

شمارہ ۲۷۳۳ / اپریل ۲۰۲۳ء / رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ جلد ۳۱

محمد منیر رضا قادری رضوی عفی عنہ
سید محمد سرفراز قادری رضوی

مدیر اعلیٰ

معاون مدیر



فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
2	کامیابی کی ضمانت	1
4	نوکبیرہ گناہ	2
6	سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام کا یوم ولادت و وصال	3
9	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلعم وغیرہ لکھنا کیسا؟	4
10	مسائل کا حل فتاویٰ رضویہ سے	5
13	نماز پڑھیے، سمجھ کر	6
16	بچوں کو اعتماد گھر سے ملتا ہے	7
19	فضائل و احوال سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ	8
33	غازی مرید حسین شہید رحمہ اللہ	9

خط و کتابت ترسیل زر اور ملنے کا پتا

مسلمان کتابی
ڈانڈ بار مارکیٹ گل بخش روڈ لاہور
0321-4477511
042-37225605
Email: muslimkitabevi@gmail.com

دردنواں فی پرچہ - 50/- روپے

سالانہ چنہ بذریعہ ڈاک - 800/-

کامیابی کی ضمانت

ابو محمد، محمد ذاکر حسین قادری

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: "حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بارہ ایسے کلمات ارشاد فرمائے کہ اگر لوگ ان پر عمل کریں تو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جائیں اور کبھی بھی غلط حرکات نہ کریں۔"

لوگوں نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین! وہ کون سے کلمات ہیں؟" آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وہ نصیحت آموز کلمات یہ ہیں:-"

(۱) تو اپنے مسلمان بھائی کی پسند کا خیال رکھ، اس کے ساتھ بھلائی کر، پھر تجھے بھی اس کی طرف سے تیری پسندیدہ چیز ہی ملے گی۔

(۲) کبھی بھی کسی مسلمان بھائی کے کلام میں بدگمانی نہ کر (یعنی ہمیشہ اچھا پہلو تلاش کر) تجھے ضرور اس کے کلام میں کوئی اچھی بات مل جائے گی۔

(۳) جب تیرے سامنے دو کام ہوں تو اس کام میں ہرگز نہ پڑ جس میں نفس کی پیروی کرنا پڑے، کیونکہ نفس کی پیروی میں سراسر نقصان ہے۔

(۴) جب کبھی تو اللہ عز و جل سے اپنی کسی حاجت میں حاجت برآری چاہتا ہو تو دعا سے پہلے اس کے پیارے حبیب ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھ، بے شک اللہ عز و جل اس شخص پر بہت لطف و کرم فرماتا ہے جو اس سے اپنی حاجتیں طلب کرے۔ پھر اگر کوئی شخص اللہ رب العزت سے دو چیزیں مانگتا ہے تو اللہ عز و جل اسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے اور جو نقصان دہ ہو، اسے بندے سے روک لیتا ہے۔

(۵) جو شخص یہ چاہے کہ ہر وقت اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول رہے تو اسے چاہیے کہ صبر کو اپنا شعار بنالے اور ہر مصیبت پر صبر کرے۔

(۶) اور جو شخص دنیوی زندگی (میں طوالت) کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ مصائب کے لئے تیار ہو جائے۔

(۷) جو شخص یہ چاہے کہ اس کا وقار و عزت برقرار رہے تو اسے چاہیے کہ ریاکاری سے بچے۔

(۸) جو شخص قائد و رہنما (یعنی سردار) بننا چاہے تو اسے چاہیے کہ ہر حال میں اپنی ذمہ داری پوری کرے، چاہے اسے کتنی ہی دشواری کا سامنا کرنا پڑے (یعنی سرداری کے لئے ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی مشقت برداشت کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشقت کے انسان کو بلند رتبہ حاصل نہیں ہوتا)۔

(۹) جس بات سے تیرا تعلق نہ ہو خواہ مخواہ اس کے بارے میں سوال نہ کر۔

(۱۰) بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان اور فرصت کے لمحات سے بھرپور فائدہ اٹھا، ورنہ غم و پریشانی کا سامنا ہوگا۔

(۱۱) استقامت آدمی کا میابی ہے، جیسا کہ غم آدھا بڑھا پا۔

(۱۲) جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دے کیونکہ اس کو چھوڑ دینے ہی میں تیری سلامتی ہے۔ (عیون الحکایات، جلد نمبر، حکایت نمبر 136)

سبحان اللہ عزوجل!! ہمارے بزرگانِ دین نے ہماری رہنمائی کے لئے کیسے کیسے نصیحت آموز کلمات ارشاد فرمائے، مذکورہ بالا کلمات ایسے جامع اور حکمت آموز ہیں کہ اگر کوئی شخص ان پر عمل کر لے تو وہ دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہو جائے، اسے دین و دنیا کے کسی معاملے میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، ان بارہ کلمات میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے ہمیں زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ بتا دیا ہے کہ اگر اس طرح زندگی گزارو گے

تو بہت جلد ترقی و کامیابی کی دولت نصیب ہوگی اور اللہ عزوجل کی رضا نصیب ہوگی۔
یہ حضرات خود علم و عمل کے پیکر ہوا کرتے تھے اور جو شخص مخلص و باعمل ہو اس کے سینے میں اللہ عزوجل علم و حکمت کے چشمے رواں فرما دیتا ہے، پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنے ہی مُردہ دلوں کو زندہ کر دیتے ہیں، کتنوں کی بگڑی بن جاتی ہے۔

جب یہ لوگ کسی کو نصیحت کرتے ہیں تو خیر خواہی کی نیت سے کرتے ہیں اور جو بات دل کی گہرائیوں سے نکلے وہ مؤثر کیوں نہ ہو، حقیقت وہی بات اثر کرتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔
دل سے جو بات نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے
اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اللہ عزوجل ہمیں بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



نوکبیرہ گناہ اور جنت

محمد عمران علی حیدری

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ (بن مسرہد الأسدی) قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (بن مقسم) قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَخْرَاقٍ (المزنی) قَالَ: حَدَّثَنِي طَيْسَلَةُ بْنُ مِيَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ، فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا أَرَاهَا إِلَّا مِنَ الْكَبَائِرِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكَبَائِرِ، هُنَّ تِسْعٌ: الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَأَكْلُ الرِّبَا،

وَأَكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالْحَادِّ فِي الْمَسْجِدِ، وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ، وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ. قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَتَفَرِّقُ النَّارَ، وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ، قَالَ: أَحَيِّ وَالذِّكْرُ؟ قُلْتُ: عِنْدِي أُمِّي، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَوْ أَلَّيْتُ لَهَا الْكَلَامَ، وَأَطَعْتَهَا الطَّعَامَ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكِبَائِرَ

ترجمہ: حضرت طیسلمہ بن میاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں لالچدات (فرقہ خارجیوں کی شاخ) کے ساتھ تھا، مجھ سے کچھ گناہ سرزد ہو گئے جنہیں میں کبیرہ گناہ سمجھتا تھا۔ میں نے ان کا ذکر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: فلاں فلاں۔ انہوں نے فرمایا: یہ کبیرہ نہیں ہیں، کبیرہ تو صرف نو (9) ہیں:

- 1: اللہ کے ساتھ شرک کرنا،
- 2: کسی جان کو قتل کرنا،
- 3: میدان جنگ سے بھاگنا،
- 4: کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگانا،
- 5: سو دکھانا،
- 6: یتیم کا مال ہتھیانا،
- 7: مسجد میں خلاف شرع کام کرنا،
- 8: کسی سے ٹھٹھا مذاق کرنا،
- 9: والدین کی نافرمانی کر کے انہیں رُلانا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا تو آگ سے ڈرتا اور جنت میں داخل ہونا پسند کرتا ہے۔ میں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! انہوں نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ میں نے کہا: میری ماں زندہ ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تو اس سے نرمی سے گفتگو کرے گا اور اسے کھانا کھلائے گا اور کبیرہ گناہوں سے بھی بچتا رہے گا تو ضرور جنت میں

داخل ہوگا۔ مگر کبار گناہ سے بچتے رہنا۔ (حکم الحدیث: صحیح درجال ثقات۔)
تخریج:-

1: (الجامع - معمر بن راشد 10 / 461 الرقم: 19705)

2: (المصنف - عبد الرزاق - طائفة صیل الشیخہ 10 / 75 الرقم: 40763)

3: (مسألة الأخلاق للحرثی، 331 ص - الرقم: 702) مرفوع سند ضعیف۔

اس کا ایک متابع مرفوعاً موجود ہے لیکن اسکی سند صحیح نہیں مساوی الاطلاق میں بھی موجود جو کہ ہم حوالہ درج کیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی موجود ہے سب کی اسناد میں ایک راوی موجود ہے اُیُوبُ بنی عَظْمَہ جو کہ ضعیف الحدیث ہے۔ لہذا اسکو مرفوعاً بیان کرنے کی بجائے اصح (صحیح ترین) موقف یہی ہے کہ اسے موقوفاً بیان کیا جائے۔

واللہ و رسول اعلم عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم



سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام کا یوم ولادت و وصال

ابو برہان قیس مصطفیٰ القادری

بنت رسول، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام سرکار علیہم السلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ امام احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی متوفی 923ھ الموہب اللدنیۃ بالخیخ الحمدنیۃ میں فرماتے ہیں۔

أن أولاده صلى الله عليه وسلم كلهم ولدوا قبل النبوة إلا إبراهيم، وقال ابن الجوزي: ولدت قبل النبوة بخمس سنين۔

سرکار علیہم السلام کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان نبوت سے قبل ہوئی، اور

عبدالرحمن ابن جوزی فرماتے ہیں: سیدہ فاطمہ کی ولادت نبوت سے 05 سال قبل ہوئی۔

امام محب الدین طبری متوفی 694ھ نے ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ میں، محمد بن یوسف شامی متوفی 942ھ نے سُبُلُ الہدیٰ والرشاد میں، حسین بن محمد الدیالبرکی متوفی 966ھ نے تاریخ الخمیس میں، امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصہبانی متوفی 430ھ نے تاریخ اصہبان میں، ابوالقاسم علی بن حسن عساکر متوفی 571ھ نے تاریخ دمشق میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1049ھ نے مدارج النبوة میں اسی قول کو اصح کہا ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام کی ولادت اعلان نبوت سے 05 سال قبل ہوئی۔ کسی بھی محدث و مورخ نے آپ کا ماہ ولادت نہیں لکھا۔

اسی طرح آپ کا وصال 03 رمضان المبارک 11ھ ہوا اور یہی قول اصح (یعنی صحیح) ہے۔

امام محمد بن عمر الواقدی متوفی 206ھ نے ابن شہاب الزہری متوفی 124ھ سے بروایت عائشہ صدیقہ نقل کیا ہے: ان فاطمة توفیت بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسنة اشهر، وتوفیت ليلة الثلاثاء لثلاث خلون من شهر رمضان سنة إحدى عشرة

سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام کا وصال سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے 06 ماہ بعد ہوا۔ آپ کا وصال منگل کے روز تین رمضان المبارک 11ھ کو ہوا۔

کثیر محدثین و مورخین نے اسی قول کو لیا ہے چنانچہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد متوفی 230ھ نے طبقات الکبریٰ میں، ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح الحنفی الکوفی متوفی 261ھ نے تاریخ الثقات میں، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الرازی متوفی 310ھ نے الذریۃ الطاہرة النبویۃ میں، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی 310ھ نے المنتخب من ذیل المذیل میں، ابو سلیمان محمد بن عبد اللہ الربعی متوفی 379ھ نے تاریخ مولد العلماء و وفیاتہم میں، ابونصر البخاری الکلاباذی متوفی 398ھ الہدایۃ والارشاد فی معرفۃ اہل الثقتہ و السداد میں، ابو عمر القرطبی متوفی 463ھ نے الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں، ابوالقاسم علی بن حسن عساکر متوفی 571ھ نے

تاریخ دمشق میں، جمال الدین ابن جوزی متوفی 597ھ نے المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک میں، احمد بن عبد اللہ محمد طبری متوفی 694ھ نے ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ میں، یوسف بن عبد الکمال المزی متوفی 742ھ نے تہذیب الکمال میں، شمس الدین الذہبی متوفی 748ھ نے تاریخ الاسلام میں، امام حماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ نے البدایہ والنہایہ میں، احمد بن علی العسقلانی متوفی 852ھ نے الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں، امام احمد بن محمد قسطلانی متوفی 923ھ نے المواہب اللدنیہ میں محمد بن یوسف شامی متوفی 942ھ نے سُبُل الہدیٰ والرشاد میں، حسین بن محمد بن الحسن الدیار البکری متوفی 966ھ نے تاریخ النخیس میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1049ھ نے مدارج النبوة میں، 03 رمضان المبارک 11ھ کے قول کو اصح (یعنی صحیح) کہا ہے۔

گوگل سرچ پر سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام کا یوم ولادت 20 جمادی الثانی بغیر کسی حوالہ کے لکھا ہوتا ہے۔ جبکہ محدثین ومورخین نے سن ولادت میں تین اقوال (نبوت کے پانچویں سال، نبوت کے پہلے سال اور نبوت سے پانچ سال قبل) بیان کیے ہیں اور تیسرے قول اعلان نبوت سے پانچ سال قبل کو ترجیح دی ہے اور اصح (صحیح) کہا ہے۔

اسی طرح یوم وصال سے متعلق بھی مختلف اقوال ذکر کیے جاتے ہیں جن میں 03 جمادی الآخر کا قول اس بناء پر پیش کیا جاتا ہے کہ سرکار ﷺ کا وصال ربیع الاول میں ہوا جس میں تین اقوال 02، 09 اور 12 ربیع الاول کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال سرکار ﷺ کے وصال کے 06 ماہ بعد ہوا۔ لیکن محدثین ومورخین کی ایک کثیر تعداد نے 03 رمضان المبارک 11ھ کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔



نبی پاک ﷺ کے نام مبارک کیساتھ درو پاک کی جگہ (صلعم) یا مختصر (ص) وغیرہ لکھنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ

سیدی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے، کوئی صلعم لکھتا ہے، کوئی عم، کوئی ص اور یہ سب بیہودہ مکروہ و سخت ناپسند و موجب محرومی شدید ہے۔ اس سے بہت سخت احتراز چاہئے، اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضور اقدس ﷺ آئے ہر جگہ پورا ﷺ لکھا جائے۔ ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو۔ علماء نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے، یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد: 6، صفحہ: 221، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام یہ فرمایا: "درو و شریف کی جگہ جو عوام و جہال، صلعم یا ع یا م یا ص یا صلعم لکھا کرتے ہیں محض مہمل و جہالت ہے۔ القلم احدی اللسانین یعنی قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے۔ جیسے زبان سے درو و شریف کے عوض یہ مہمل کلمات کہنا درود کو ادا نہ کرے گا، یوں ہی ان مہملات کا لکھنا درود کا کام نہ دے گا۔ ایسی کوتاہ قلمی سخت محرومی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 314، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)



مسائل کا حل فتاویٰ رضویہ شریف سے

امام رکوع میں ہو تو مقتدی کس طرح جماعت میں شامل ہوگا؟

ابورضا محمد عمران عطاری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام رکوع میں ہو تو مقتدی کس طرح جماعت میں شامل ہوگا ہاتھ باندھے گا یا بغیر ہاتھ باندھے شامل ہو جائیگا؟

الجواب بعون الملک الوہاب

صورت مسئلہ میں اگر مقتدی کو یہ گمان ہو کہ امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے میں ثناء پڑھ کر رکوع میں شامل ہو جاؤں گا تو قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھ کر رکوع میں چلا جائے لیکن اگر یہ گمان ہو کہ ثناء پڑھوں گا تو امام رکوع سے سر اٹھالے گا پھر ہاتھ باندھنے کی حاجت نہیں ہے تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے کیونکہ ہاتھ تب باندھے جاتے ہیں جہاں کچھ پڑھنا ہو۔

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں، کہ ہاتھ باندھنے کی تو اصلاً حاجت نہیں، اور فقط تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں مل جائے تو نماز ہو جائیگی، مگر تکبیر رکوع فوت ہوئی لہذا یہ چاہئے کہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ لے اور **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** پڑھنی کی فرصت نہ ہو (یعنی احتمال ہو کہ امام جب تک رکوع سے سر اٹھالے گا تو معاذ دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر امام کا حال معلوم ہو کہ رکوع میں دیر کرتا ہے تو **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** پڑھ کر بھی شامل ہو جائے گا تو پڑھ کر رکوع کی تکبیر کہتا ہوا شامل ہو یہ سنت ہے، اور تکبیر تحریمہ کھڑے ہونے کی حالت میں کہنی تو فرض ہے، بعض ناواقف جو یہ کرتے ہیں کہ امام رکوع میں ہے تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی اور شامل ہو گئے اگر

اتنا جھکنے سے پہلے کہ ہاتھ پھلائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں اللہ اکبر ختم نہ کر لیا تو نماز نہ ہوگی اس کا خیال لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 235 - مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عز وجل ورسولہ اعلم ﷺ

جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھنے کا کیا شرعی حکم ہے؟ (سائل قاری نواز ضلع سرگودھا) علیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

الجواب "بعون الملک الوہاب

مذکورہ صورت میں بہتر تو یہ ہے کہ جوتے اتار کر نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھے تو جوتے اور زمین کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اُتار کر اس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے (جیسا کہ امام اہلسنت مجدد دین ملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں، اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تالا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 9 - صفحہ 188 - رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(رد المحتار میں ہے) قد توضع فی بعض المواضع خارج المسجد فی

الشارع فیصلی علیہا ویلزم منه فسادھا من کثیر من المصلین لعموم النجاسة وعدم خلفهم نعالهم المتنجسة -

یعنی: کبھی بعض مقامات میں بیرون مسجد سڑک پر جنازہ رکھ کر نماز پڑھی جاتی ہے اس سے بہت سے لوگوں کی نماز کا فساد لازم آتا ہے کیونکہ وہ جگہیں نجس ہوتی ہیں اور لوگ اپنے نجاست آلود جوتے اتارتے نہیں۔

(رد المحتار باب صلوٰۃ الجنائز جلد 1 صفحہ 594 مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المصریہ)

(فتاویٰ امجدیہ میں) اگر جوتا پاک ہے تو اسے پہن کر نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ یہ ایسا نہ کرے کہ دیکھ کر دوسرے لوگ جن کے جوتے ناپاک ہیں وہ بھی پڑھنے لگیں گے۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صفحہ 318 - مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی)

(مراقی الفلاح میں ہے) ولو افتش نعلیه وقام علیہما جاز فلا یضر نجاسة ما تحتہما لکن لا بدّ من طہارة نعلیہ مما یلی الرجل لا مما یلی الأرض -

یعنی: اور اگر اس نے اپنے جوتے زمین پر بچھا دیئے اور ان پر کھڑا ہو گیا تو جائز ہے تو جوتوں کے نچلے حصے والی نجاست اس کو نقصان نہ پہنچائے گی لیکن جوتوں کے اس حصے کا پاک ہونا ضروری ہے جو حصہ پاؤں کے ساتھ ملا ہوا ہے، نہ کہ وہ حصہ جو زمین کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح کتاب الصلاۃ باب احکام الجنائز صفحہ 582، دارالکتب العلمیہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے، کہ بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(بہار شریعت حصہ 4 صفحہ 826 - مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عز وجل ورسولہ ﷺ



نماز پڑھئے۔۔۔ سمجھ کر

شیخ الحدیث والٹفسیر ابوصالح مفتی قاسم قادری مدظلہ العالی

قرآن پاک میں ہے ”قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ“
ترجمہ: بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔^(۱) خشوع یعنی دل کی پوری توجہ کے ساتھ نماز پڑھیں تو نماز کی نورانیت، روحانیت اور برکتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خشوع کے حصول کے کئی طریقے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ نماز میں پڑھے جانے والی تمام چیزوں کا ترجمہ یاد ہو تو خشوع حاصل کرنا آسان ہے۔ اسی مقصد کے لئے نماز کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ آئیے اذکارِ نماز کے ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ بھی یاد کریں تاکہ نماز میں زیادہ دل لگے اور اس کی لذت میں بھی اضافہ ہو۔

تکبیر تحریمہ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثناء: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ^(۲)

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت و شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تَعَوُّذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطانِ مردود سے۔

تَسْمِيَّہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

①...پ ۱۸، سورۃ المؤمنون، آیت: ۱، ۲۔

②...سنن ترمذی، حدیث: ۲۴۳۔

سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ

الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ^(۱)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان رحمت والا۔ جزا کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہو اور نہ بچکے ہوؤں کا۔

سورۃ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ

لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ^(۲)

ترجمہ: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ^(۳)

ترجمہ: پاک ہے میرا عظمت والا رب۔

قومہ: سَبِّحْ اللّٰہَ لَبَّنْ حَمْدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ^(۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس کی سنی جس نے اس کی تعریف کی۔

اے ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی^(۵)

ترجمہ: پاک ہے میرا سب سے بلند رب۔

تشہد: الشَّحٰیٰتِ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتِ وَالطَّیِّبٰتِ، اَسْلَمْتُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ

وَبَرَکَاتُہٗ، اَسْلَمْتُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ^(۶)

①... سورۃ الفاتحہ، آیت ۷۔ ②... پ ۳۰، سورۃ الاخلاص، آیت ۴۔ ③... سنن ترمذی، حدیث: ۲۶۲۔

④... صحیح مسلم، حدیث: ۸۵۰۔ ⑤... سنن ابوداؤد، حدیث: ۸۸۶۔ ⑥... سنن ترمذی، حدیث: ۲۹۰۔

ترجمہ: تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

دروودِ ابراہیمی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰہِیْمَ، اِنَّكَ حَبِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰہِیْمَ، اِنَّكَ حَبِیْدٌ مَّجِیْدٌ^(۱)

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور آل محمد پر، جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بیشک تو سراہا ہوا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکت نازل فرما (ہمارے سردار) محمد پر اور آل محمد پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بیشک تو سراہا ہوا، بزرگی والا ہے۔

دعائے ماثورہ: درودِ ابراہیمی کے بعد یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَنَا ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ^(۲)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: تم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

①... صحیح بخاری، حدیث: ۴۷۹۷۔

②... پ ۱۳، سورۃ ابراہیم، آیت ۴۱، ۴۰۔

بچوں کو اعتماد گھر سے ملتا ہے

بچوں کو اعتماد گھر سے ملتا ہے، کم نمبر آنے پر ڈانٹ ڈپٹ، مار پیٹ سے پرہیز کریں زیادہ محنت کی تلقین کریں، بچے کے کزنز سے اپنے بچے کا کبھی موازنہ نہ کریں، اور خاص طور پر پڑوسیوں کے بچوں سے تو بالکل بھی نہیں۔ کیونکہ مچھلی کی خاصیت درخت پر چڑھنا نہیں، پانی میں تیرنا ہے۔ اسی طرح ہر بچے کی اپنی صلاحیت ہوتی ہے۔

اپنے بچے کو Copy Cat مت بنائیے۔ اسے منفرد بنائیے، منفرد بننا سکھائیں، جو وہ ہے، جس میں اس کی قابلیت ہے، اسے اس شعبے، اس کام میں منفرد بننا سکھائیں۔ بچے کو یہ مت سکھائیں کہ۔

How to be a best doctor...

How to be a best engineer...

How to be a best writer...

How to be a best business tycoon...

اسے یہ سکھائیں کہ۔

How to be the best of whatever you are...

اگر وہ آسمان میں اڑنا چاہے تو اس کے پر بن جائیے۔

اگر وہ پانی میں تیرنا چاہتا ہے، تو اسے تیرنے دیں۔

اسے کبھی یہ طعنہ مت دیں، کہ اسلم صاحب کا بیٹا ہوائی جہاز اڑاتا ہے، اور تو گھر میں کھیاں

اڑاتا رہ بس۔

اسے یہ مت کہیں کہ خالدہ آنٹی کی بیٹی نے میڈیکل میں 96 فیصد نمبر لیے ہیں، اور تم 60

فیصلہ لے کر بیٹھی رہو آئیں میں۔

اور اگر بچے گھر میں توڑ پھوڑ کرتے ہیں، اسکا مطلب یہ ہے کہ انہیں جسمانی سرگرمی کی ضرورت ہے، انہیں گراونڈ یا پارک میں لے کر جائیں۔

گلاس یا کپ ٹوٹنے پر برائے کرم یہ بتانا نہ شروع کر دیں کہ یہ بہت مہنگا آیا تھا۔ یاد رکھیے ”کپ ٹوٹنے سے دل ٹوٹنا زیادہ بُری بات ہے...!!“

بچوں میں سٹیج کا خوف دور کرنے کے لیے گھر پر ایک روسٹرم کا انتظام کریں، اپنے اور عزیز و اقارب کے بچوں کے درمیان ہفتہ وار تقریری مقابلے کروائیں، اگر بچے تقریر کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو بلند خوانی **loud reading** کروالیں۔

خوب حوصلہ افزائی کریں، چھوٹے موٹے انعام دیں، اس سرگرمی سے بچے بہت جلد اپنے آپ کو پُر اعتماد محسوس کریں گے۔ ایک بات یاد رہے کہ اگر بچہ دورانِ تقریر بھول جائے تو مذاق نہ اڑایا جائے۔

اجنبی لوگوں اور اجنبی جگہوں کا خوف **Xenophobia** ختم یا کم کرنے کے لیے ریسٹورنٹ یا شاپنگ مال میں چھوٹی ادائیگی بچوں سے کروائیں۔ بچوں کو اے ٹی ایم کارڈ یا ڈی بیٹ کارڈ کے بارے میں ضروری معلومات دیں اور مناسب عمر پر استعمال کا طریقہ بتائیں۔ یاد رکھیے بچوں کو **Financial literacy** سے دور نہ رکھیں۔ بچوں کو مہمانوں سے ضرور متعارف کروائیں۔ لیکن بچوں کو نظمیں سنانے پر مجبور نہ کریں اور خود سنانا چاہیں تو سنانے دیں، انہیں ٹوکیں مت۔

اپنی اولاد کے دوست بنیں، والدین اور اولاد کے درمیان **Communication gap** کی وجہ سے کتنی ہی اولادوں نے خود کو تباہ کر لیا ہے۔ اور والدین نے اس بارے میں کوئی اقدامات نہیں کیے، الٹا اولاد کو مَورِ الزام ٹھہرا دیا کہ اولاد ہی نافرمان تھی۔

یاد رکھیے...!!

فرمانبرداری ایک الگ شے کا نام ہے۔ اور اولاد سے دوستانہ رویہ اور اولاد سے روزمرہ کی گفتگو اور اولاد کے مسائل کے بارے میں دریافت کرنا، یہ سب الگ چیزیں ہیں۔

اس لیے خدارا...!!

اپنی اولاد کے دوست بنیں۔ اگر پہلے سے دوست ہیں اور آپ کے اور آپ کی اولاد کے درمیان کوئی Communication gap نہیں، تو اللہ آپ کی کوششیں اولاد کے حق میں مزید بہتر فرمائے۔ لیکن اگر 2 مہینے اولاد سے کوئی Out of Syllabus بات نہیں کرتے آپ، تو یہ لمحہ فکر یہ ہے...!!

نوٹ: خدارا ان معاملات کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کیجیے گا۔

ہو سکتا ہے کہ آپ اولاد کی پرورش میں پرفیکٹ ہوں، مگر یہ باتیں کسی دوسرے سے تو شیئر کر ہی سکتے ہیں، جو اولاد کے معاملے میں کوتاہی کر جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر نہ سہی، انجانے میں ہی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں...!!

نوٹ 2: اس تحریر کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اولاد کو محفل کی زندگی مہیا کر دیں۔ اسے زندگی کی سختیاں اور تلخیاں سہنے کیلئے کسی کسی موقع پر تنہا پرواز کرنا بھی سکھائیں۔ مختصر اگر ایک لائن میں کہا جائے، تو ٹیپو سلطان کا مشہور جملہ بہت مناسب ہو گا کہ۔

"اپنی اولاد کو نوالہ سونے کا کھلاؤ... لیکن اس پر نگاہ شیر کی رکھو...!!"

جزاک اللہ خیر.....!!



فضائل و احوال سیدنا معاویہ تفاسیر و احادیث اور اکابرین کے اقوال سے

علامہ عنایت اللہ حمیر

القرآن: لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلَ أَوْلَيْكَ أَعْظَمَ دَرَجَةً
مَنْ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى

تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا ان کا درجہ ان لوگوں سے زیادہ ہے
کہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا لیکن سارے صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے اچھا وعدہ
یعنی جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (سورہ الحدید آیت 10)

آیت کی تفسیر ملاحظہ کیجیے کہ سیدنا ابوبکر و عمر سیدنا علی و سیدنا معاویہ مہاجرین انصار اور ان کے
بعد کے سارے صحابہ کرام جنتی ہیں... ہر صحابی نبی جنتی جنتی
صحابی سیدنا ابن عباس کا عقیدہ:

مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ { فَتَحَ مَكَّةَ } وَقَاتَلَ { الْعَدُوَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ } وَأُولَئِكَ { أَهْلُ هَذِهِ الصَّفَةِ } أَكْبَرُ دَرَجَةٍ { فَضِيلَةٍ وَمَنْزِلَةٍ عِنْدَ اللَّهِ
بِالطَّاعَةِ وَالْثَّوَابِ } مِمَّنْ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ { مِنْ بَعْدِ فَتْحِ مَكَّةَ } وَقَاتَلُوا { الْعَدُوَّ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ } وَكُلًّا { كَلَا لِفَرِيقَيْنِ مِنْ أَنْفَقَ
وَقَاتَلَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَبَعْدَ الْفَتْحِ } وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى { الْجَنَّةَ

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ کرام نے خرچ کیا جہاد کیا
اور فتح مکہ کے بعد جنہوں نے خرچ کیا جہاد کیا ان کے درجات میں اگرچہ تفاوت ہے لیکن سب
صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (تنویر المعباس من تفسیر ابن عباس ص 457)

امام القرظی تابعی (وفات 180 ہجری تقریباً) کا عقیدہ:

وقال محمد بن كعب القرظي: أوجب الله لجميع الصحابة الجنة والرضوان

ترجمہ: محمد بن کعب القرظی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کے لیے جنت اور رضامندی کو واجب کر دیا ہے۔

(أُموذج اللیب فی خصائص الحیب 1/236)

امام مقاتل وفات تقریباً 150 ہجری کا عقیدہ:

لا يَسْتَوِي مِنْكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالسَّابِقَةِ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ مَالِهِ قَبْلَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ «وَقَاتَلَ» «1» الْعَدُوَّ أَوْ لَيْكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً يَعْنِي جِزَاءَ مَنْ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ مَنْ بَعْدَ فَتَحِ مَكَّةَ وَقَاتَلُوا «2» الْعَدُوَّ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى يَعْنِي الْجَنَّةَ، يَعْنِي كِلَا الْفَرِيقَيْنِ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ

یعنی جن صحابہ نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا قتال کیا اور جہاد کیا انکا درجہ زیادہ عظیم ہے ان صحابہ سے کہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا جہاد کیا لیکن سب صحابہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(تفسیر مقاتل بن سلیمان 4/239)

امام ابن وہب وفات تقریباً 192 ہجری کا عقیدہ:

لا يستوى منكم من قبل الفتح... قال: فتح مكة... فَأَلْحُسْنَى الْجَنَّةَ
یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا وہ عظیم درجے والے ہیں ان کے برابر نہیں ہو سکتے وہ صحابہ کہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا لیکن سب صحابہ کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔

(تفسیر القرآن من الجامع لابن وہب 1، 62/176)

امام سمرقندی وفات تقریباً 373 ہجری کا عقیدہ:

من أنفق وقاتل من قَبْلِ الْفَتْحِ یعنی: فتح مکہ . ونزلت الآية في شأن أصحاب رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم المهاجرين والأنصار. یعنی: الذين أنفقوا أموالهم مع رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم، وقاتلوا الكفار، لا يستوى حالهم وحال غيرهم . ويقال: هذا التفضيل لجميع أصحابه رضي الله عنهم أجمعين . وعد الله كلا الحسنی یعنی الجنة

یعنی یہ آیت مبارکہ صحابہ کرام کے بارے میں نازل ہوئی کہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا تھا جہاد کیا کہ یہ عظیم مرتبے والے ہیں ان کے مرتبے کو وہ صحابہ نہیں پہنچ سکتے کہ جو فتح مکہ کے بعد والے ہیں لیکن سب کے سب صحابہ کے لیے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے

(تفسیر السمرقندی = بحر العلوم 3/403 ملتقطاً)

امام ابن ابی زینین وفات 399 ہجری کا عقیدہ:

لَا يَسْتَوِي مَنْ أَنْفَقَ مِنْكُمْ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتِل، وَهُوَ فَتَحَ مَكَّةَ. (أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةٍ مِّنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ { يَعْنِي: الْجَنَّةُ؛ مَنْ أَنْفَقَ وَقَاتَلَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ وَبَعْدَهُ

یعنی تم صحابہ کرام میں سے جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا ان کا درجہ ان صحابہ کرام سے زیادہ ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا لیکن سب صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے، چاہے فتح مکہ سے پہلے والے ہوں یا فتح مکہ کے بعد والے

(تفسیر القرآن العزیز لابن ابی زینین 4/350، 349)

{وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ} كلا الفريقين وعد الله الحسنی الجنة

یعنی فتح مکہ سے پہلے والے اور فتح مکہ کے بعد والے سب صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ نے جنت

کا وعدہ کیا ہے (التفسیر الوسیط 4/246)

یستوی منکم مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ {یعنی: فتح مکہ} وقاتل {جاہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أعداء اللہ} أو لثک أعظم درجة {یعنی: عند اللہ} من الذين أنفقوا من بعد {الفتح} وقاتلوا وکلًا {من الفريقین} وعد اللہ الحسنی {الجنة}

یعنی فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ کرام نے خرچ کیا اور جہاد کیا ان کا درجہ ان سے زیادہ ہے کہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا لیکن سب صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے (الوجیز للواحدی تحت سورہ حدید آیت 10)

ثواباً جزیلاً وهو الجنة، و (منهم) هنا بيانية وليست تبعية، (وعد اللہ الذين آمنوا وعملوا الصالحات منهم) هذه بيان لجميع الصحابة، وليست لبعض منهم

یعنی فتح مکہ والے اور فتح مکہ کے بعد والے سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے یہ آیت و فضیلت تمام صحابہ کرام کے لئے ہے بعض کے لئے نہیں ہے

(تفسیر محمد اسماعیل المقدم تفسیر سورہ فتح آیت 29-25)

أى: لَا يَسْتَوِي مَنْ أَنْفَقَ وَقَاتَلَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَمَنْ أَنْفَقَ وَقَاتَلَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ {و..و كلا وعد اللہ الحسنی} {أى: الجنة}

یعنی جن صحابہ کرام نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ اور وہ صحابہ کہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا جہاد کیا برابر نہیں ہو سکتے لیکن تمام صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے (السماعی، أبو المنظر 5/368، 367)

الْمُرَادُ بِهَذَا الْفَتْحِ فَتْحُ مَكَّةَ، أَيْ وَكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ وَعَدَ اللَّهُ

بالحسنیٰ اِی الْمَثُوبَةُ الْحُسْنٰی، وَهِيَ الْجَنَّةُ

آیت میں فتح سے مراد فتح مکہ ہے اور دونوں فریقین یعنی سب صحابہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اچھا وعدہ یعنی جنت کا وعدہ کیا ہے (تفسیر الرازی = مفتاح الغیب أو التفسیر الکبیر 29/453)

وَالْجُمْهُورُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْفَتْحِ هَاهُنَا فَتْحُ مَكَّةَ،

جمہور اور اکثر علماء اس بات پر ہیں کہ یہاں فتح سے مراد فتح مکہ ہے

(تفسیر ابن کثیر العلمیہ 8/46)

أَكْثَرُ الْمُفَسِّرِينَ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْفَتْحِ فَتْحُ مَكَّةَ... (وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰی) اِی الْمَتَّقِدُّمُونَ الْمُتَنَاهُونَ السَّابِقُونَ، وَالْمُتَأَخِّرُونَ اللَّاحِقُونَ، وَعَدَهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا الْجَنَّةَ مَعَ تَفَاوُثِ الدَّرَجَاتِ

یعنی اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں فتح سے مراد فتح مکہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب صحابہ کے لئے جنت کا وعدہ کیا ہے درجات کی اونچ نیچ کے ساتھ

(تفسیر القرطبی 17، 241/239)

وَزَاهِرُ لَفْظِ الْفَتْحِ أَنَّهُ فَتْحُ مَكَّةَ فَإِنَّ هَذَا الْجِنْسَ الْمُعَرَّفَ صَارَ عَلَمًا بِالْعَلَبَةِ عَلَى فَتْحِ مَكَّةَ، وَهَذَا قَوْلُ جُمْهُورِ الْمُفَسِّرِينَ

یعنی ظاہر یہی ہے کہ فتح سے مراد فتح مکہ ہے اور یہ جمہور مفسرین کا قول ہے

(التحریر والتجوید 27/374)

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ {يَعْنِي فَتْحَ مَكَّةَ فِي قَوْلِ أَكْثَرِ الْمُفَسِّرِينَ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: هُوَ صَلْحُ الْحُدَيْبِيَّةِ} وَقَاتَلَ {يَقُولُ: لَا يَسْتَوِي فِي الْفَضْلِ مَنْ أَنْفَقَ مَالَهُ وَقَاتَلَ الْعُدُوَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ مَعَ مَنْ أَنْفَقَ وَقَاتَلَ بَعْدَهُ} أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ

وَقَاتِلُوا. {وَكَلَّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ} أَى كَلَّا الْفَرِيقَيْنِ وَعَدَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ

یعنی امام شعی کا قول ہے کہ فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے لیکن اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں فتح سے مراد فتح مکہ ہے اور وہ صحابہ کرام کہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا جہاد کیا ان کا درجہ عظیم ہے ان صحابہ کرام سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے دونوں فریقین یعنی سب صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ کیا ہے (تفسیر البغوی - طبع ۸/ 33، 34)

اور سیدنا معاویہ فتح مکہ کے بعد ایمان لائے وہ عظیم فقیہ صحابہ کرام میں سے تھے جیسا کہ نیچے حوالہ جات آئیں گے لہذا اس آیت میں سیدنا معاویہ کی بھی فضیلت ہے، ان کے لیے بھی جنت کا وعدہ ہے.....!!

سیدنا معاویہ کے مطلق فضائل.....!!

الحديث: خَيْرُكُمْ قَرْنِي... تم میں سے بہترین اور خیر و بھلائی سے بھرپور لوگ وہ ہیں جو (صحابہ کرام و اہلبیت عظام وغیرہ مسلمین) میری اس قرن (صدی) والے ہیں (بخاری حدیث 2651)

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: مُعَاوِيَةُ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَ: «مُعَاوِيَةُ أَفْضَلُ، لَسْنَا نَقِيسُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا». قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي الَّذِينَ بُعِثُوا فِيهِمْ

امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا کہ سیدنا معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز، امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ سیدنا معاویہ افضل ہیں... ہم کسی غیر صحابی (حتیٰ کہ عظیم الشان تابعی وغیرہ جیسے عمر بن عبدالعزیز) کو (سیدنا معاویہ وغیرہ) کسی صحابی کے برابر نہیں کر سکتے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے افضل ترین وہ لوگ (صحابہ) ہیں کہ جن میں میں ظاہری حیات

رہا۔

(السنة لأبي بكر بن الخلال 2/434)

ثابت ہوا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فضیلت والے صحابی ہیں، غیر صحابی بڑے بڑے متقی پرہیزگار صوفیاء اولیاء علماء سیدنا معاویہ کے برابر نہیں ہو سکتے

وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لَّامْتَنِي .. رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لیے (ستاروں کی طرح) امان ہیں (مسلم حدیث 6466)

وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی (ترمذی حدیث 3862)

فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے صحابہ کی تو ایسی عظیم شان و فضیلت و عظمت ہے کہ تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو میرے صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر نہیں (بخاری حدیث 3673)

الحديث: فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے صحابہ سے محبت رکھے تو یہ مجھ سے محبت ہے اسی وجہ سے میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان سے بغض کرے نفرت و گستاخی کرے تو یہ مجھ سے بغض و نفرت ہے... (ترمذی حدیث 3862)

مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے صحابہ کی گستاخی کی اس پر اللہ کی لعنت ہے (استاد بخاری المصنف - ابن ابی شیبہ - تالموت 6/405)، (فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل 2/908 نحوہ) (جامع الأحادیث سیوطی 16/149 نحوہ)، (السنة لابن عاصم 2/483 نحوہ)

الحديث: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مِنْ رَأَى

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے حالت اسلام میں دیکھا (اور اس کی وفات حالت ایمان میں ہوئی) تو اسے آگ نہ چھوئے گی اور اس کو بھی آگ نہ چھوئے گی جو میرے صحابہ کو حالت ایمان میں دیکھے (اور حالت ایمان میں وفات پا جائے)

(ترمذی حدیث 3858 حسن) (حسن، کتاب مشکاۃ المصابیح حدیث 6013)

(جامع الأحادیث حدیث 16938) (الریاض النضر 1/ 220) (الجامع الصغیر و زیادۃ حدیث 14424)

(السنة لابن أبی عاصم 2/ 630) (کنز العمال حدیث 32480-)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ ضَمِنَ اللَّهُ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ لَا يُخْزِيهِمْ، وَأَنَّهُ يَتِمُّ لَهُمْ نُورُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَعْفَرُ لَهُمْ... أَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، وَأَنَّهُ أَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، فَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ، وَبَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَحُبِّ أَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

یعنی اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جائے کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے اپنی کتاب میں اور ان کے لیے تیار رکھا ہے جنت کو اور ان سے راضی ہوا ہے اللہ ہمیں ان کی محبت سے سرفراز فرمائے اور اہل بیت کی محبت عطا فرمائے اور ازواج مطہرات کی محبت عطا فرمائے۔ (الشریعة للامام جری قیل الحدیث 1168)

غوثِ اعظم دیکر فرماتے ہیں: ومن رآني فله الجنة

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا (یعنی صحابہ کرام جن کی وفات

حالات اسلام میں ہوئی) وہ سب جنتی ہیں

(الغنية لطالبی طریق الحق 2/ 144)

يُشِيرُ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَى الرَّدِّ عَلَى الرُّوَافِضِ وَالنَّوَاصِبِ. وَقَدْ أَثْنَى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَى الصَّحَابَةِ هُوَ وَرَسُولُهُ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ، وَوَعَدَهُمُ الْحُسْنَى . كَمَا قَالَ تَعَالَى: {وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التَّوْبَةُ: 100]۔

یعنی علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اس میں رد ہے رافضیوں کا اور ناصبیوں کا وہ اس طرح کے اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام سے سابقین اولین مہاجرین و انصار وغیرہ جو ان کے بعد آئے ان سب سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور ان کے لیے جنت کا وعدہ فرمایا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (شرح الطحاویۃ التارناؤ و ط 2، 689)

صحابی کی معتبر تعریف یہ ہے

الصَّحَابِيُّ مَنْ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ [وآلہ] وَسَلَّمْ مُؤْمِنًا بِهِ وَمَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ

صحابی اس کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا ملاقات کی ہو اور اس کی وفات اسلام پر ہوئی ہو (نزہۃ النظر فی توضیح نکتۃ الفکر 111)

مَنْ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا وَمَاتَ عَلَى إِسْلَامِهِ۔

صحابی وہ ہے جس نے اسلام کی حالت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی وفات پائی ہو (تذریب الراوی فی شرح تقریب النوادی 2، 667)

لہذا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گئے وہ صحابہ نہیں، صحابی تو ہوتا ہے کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے یا ملاقات کرے اور حالت ایمان پر اس کی وفات ہو۔ صحابہ کرام تمام کے تمام عدول و نیک اور جنتی ہیں ان میں کوئی بھی کافر مرتد گستاخ فاسق نہیں۔ حتیٰ کہ آپس میں جنگ کرنے والے صحابہ کرام مثلاً سیدنا معاویہ سیدنا علی وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی فاسق نہیں۔ صحابہ کرام کو عادل و نیک

ہم نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ قرآن کی آیات اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ صحابہ کرام عادل اور نیک تھے مرتد گستاخ و فاسق نہیں۔

قَالَ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بَعْدَ أَنْ ذَكَرَ الْأَدْلَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِي دَلَّتْ عَلَى عَدَالَةِ الصَّحَابَةِ وَأَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عَدُولٌ، قَالَ: «هَذَا مَذْهَبُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ، وَمَنْ يَعْتَدُ بِقَوْلِهِمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ

خطیب بغدادی نے قرآن سے دلائل ذکر کیے، رسول اللہ کی سنت سے دلائل ذکر کیے اور پھر فرمایا کہ ان سب دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم گمراہ نہیں) اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور یہی مذہب ہے معتد بہ فقہاء کا (الکفایہ ص 67)

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى وَجوبِ الْكَفِّ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْفِتَنِ الَّتِي حَدَّثَتْ بَيْنَ الصَّحَابَةِ. وَنَقُولُ: كُلُّ الصَّحَابَةِ عَدُولٌ، وَكُلُّ مَنْهُمْ اجْتِهَدٌ، فَمِنْهُمْ مَنْ اجْتَهَدَ فَأَصَابَ كَعَلَى فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ كَمَعَاوِيَةُ فَلَهُ أَجْرٌ، فَكُلُّ مَنْهُمْ مَأْجُورٌ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ، حَتَّى الطَّائِفَةُ الْبَاغِيَةُ لَهَا أَجْرٌ وَاحِدًا أَجْرَانِ، يَعْنِي: لَيْسَ فِيهِمْ مَا زُورَ بِفَضْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى.

اُمت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام میں جو فتنے جنگ ہوئی ان میں نہ پڑنا واجب ہے تمام صحابہ کرام عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم گمراہ نہیں) ان میں سے ہر ایک مجتہد ہے اور جو مجتہد حق کو پالے جیسے کہ سیدنا علی تو اسے دو اجر ہیں اور جو مجتہد خطا پر ہو جیسے سیدنا معاویہ تو اسے ایک اجر ملے گا۔ لہذا سیدنا علی اور معاویہ کے قاتل مقتول سب جنتی ہیں حتیٰ کہ سیدنا معاویہ کا باغی گروہ بھی جنتی ہے اسے بھی ایک اجر ملے گا یعنی تمام صحابہ میں سے کوئی بھی گناہ گار و فاسق نہیں اللہ کے فضل سے

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ لکائی؟/؟؟)

قال حجة الإسلام الغزالي رحمه الله يحرم على الواعظ وغيره.....

وما جرى بين الصحابة من التشاجر والتخاصم فانه يهيج بغض الصحابة والظعن فيهم وهم اعلام الدين وما وقع بينهم من المنازعات فيحمل على محامل صحيحة فلعل ذلك لخطأ في الاجتهاد لا لطلب الرياسة او الدنيا كما لا يخفى وقال في شرح الترغيب والترهيب المسمى بفتح القريب والحذر ثم الحذر من التعرض لما شجر بين الصحابة فانهم كلهم عدول خير القرون مجتهدون مصيبيهم له أجران ومخطئهم له أجر واحد

یعنی حجۃ الاسلام امام غزالی نے فرمایا کہ صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئیں ان کو بیان کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے خدشہ ہے کہ صحابہ کرام کے متعلق بغض اور ظعن پیدا ہو۔ صحابہ کرام میں جو مشاجرات ہوئے ان کی اچھی تاویل کی جائے گی کہا جائے گا کہ ان سے اجتہادی خطا ہوئی انہیں حکومت و دنیا کی طلب نہ تھی۔

ترغیب و ترہیب کی شرح میں ہے کہ مشاجرات صحابہ میں پڑنے سے بچو بے شک تمام صحابہ عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم منافق نہیں) تمام صحابہ کرام خیر القرون ہیں مجتہد ہیں مجتہد میں سے جو درستی کو پہنچا اس کے لئے دواجر اور جس نے خطا کی اس کے لیے ایک اجر

(روح البیان؟؟؟/؟)

قال ابن الصّلاح: «ثم إن الأمة مجمعة على تعديل جميع الصحابة ومن لا بس الفتن منهم، فكذلك بإجماع العلماء الذين يعتدّ بهم في الإجماع قال الخطيب البغدادي في الكفاية «مبوبة على عدالتهم: عدالة الصحابة ثابتة معلومة بتعديل الله لهم، وإخباره عن طهارتهم واختياره لهم في نص القرآن يعني محقق عظیم علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں تمام صحابہ کرام عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم منافق نہیں) وہ صحابہ کرام بھی عادل ہیں جو جنگوں و فتنوں میں پڑے اس پر معتد بہ علماء کا اجماع ہے

محقق عظیم واعظ اور علامہ خطیب بغدادی فرماتے ہیں تمام صحابہ کرام عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم منافق نہیں) صحابہ کرام کی تعدیل اللہ نے فرمائی ہے اور اللہ نے ان کی پاکیزگی کی خبر دی ہے (ابن حجر العسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ؟/؟)

الصحابة كلهم عدول

تمام صحابہ عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم منافق نہیں) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ؟/؟/؟)

أن الصحابة كلهم عدول من لا بس منهم الفتنة ومن لم يلابس

تمام صحابہ کرام عادل ہیں (فاسق و فاجر ظالم منافق نہیں)

وہ بھی عدل ہیں جو فتنوں جنگوں میں پڑے اور وہ بھی عادل ہیں جو نہ پڑے

(تفسیر الا لوسی = روح المعانی،)

امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

فان معاوية واحزابہ بغوا عن طاعته مع اعترافهم بانہ افضل اهل زمانہ وانہ الاحق بالامامة بشبهہ ہی ترک القصاص عن قتله عثمان رضى الله تعالى عنه ونقل في حاشية كمال القرى عن على كرم الله تعالى وجهه انه قال اخواننا بغوا علينا وليسوا كفرة ولا فسقة لما لهم من التاويل وشك نیست کہ خطاء

اجتهادی از ملامت دور است واز طعن و تشنیع مرفوع

بے شک معاویہ اور اس کے لشکر نے حضرت علی سے بغاوت کی، باوجودیکہ کہ وہ مانتے تھے کہ وہ یعنی سیدنا علی تمام اہل زمانہ سے افضل ہے اور وہ اس سے زیادہ امامت کا مستحق ہے از روئے شبہ کے اور وہ حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص کا ترک کرنا ہے۔ اور حاشیہ کمال القری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی حالانکہ نہ ہی وہ کافر ہیں اور نہ ہی فاسق کیونکہ ان کے لیے تاویل ہے اور شک نہیں کہ خطائے اجتہادی

ملا مت سے دور ہے اور طعن و تشنیع سے مرفوع ہے (مکتوبات امام ربانی 1:331)

محبوب سبحانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واتفق أهل السنة على وجوب الكف عما شجر بينهم، والإمساک عن مساوئهم، وإظهار فضائلهم ومحاسنهم،

ترجمہ: اہلسنت کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرام میں جو اختلافات و مشاجرات ہوئے، جو کچھ سیدنا علی و طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ میں جو کچھ جاری ہوا ان میں ہم اپنی زبان کو لگام دیں اور ان کی مذمت و برائی سے رک جائیں، اور ان کے فضائل و اچھائیاں بیان کریں۔

(غنیۃ الطالبین جلد 1 ص 163، 161 ملتقطاً مع حذف سیر)

وقد قال - صلى الله عليه وسلم: " «إذا ذكر أصحابي فأمسكوا» " أی: عن الطعن فيهم، فلا ينبغي لهم أن يذكرهم إلا بالثناء الجميل والثناء الجزيل، وهذا مما لا ينافي أن يذكر أحد مجملًا أو معينا بأن المحاربين مع على ما كانوا من المخالفين، أو بأن معاوية وحزبه كانوا باغين على ما دل عليه حديث عمار: " «تقتلك الفئة الباغية» " ; لأن المقصود منه بيان الحكم المميز بين الحق والباطل والفاصل بين المجتهد المصيب، والمجتهد المخطئ، مع توقير الصحابة وتعظيمهم جميعاً في القلب لرضا الرب

ترجمہ: اور بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میرے صحابہ کا ذکر ہو تو رک جاؤ، یعنی لعن طعن سے رک جاؤ۔ تو ضروری ہے کہ انکا ذکر ایسے ہو کہ انکی مدح سرائی کی جائے اور دعاء جزیل دی جائے، لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علی سے جنگ کرنے والوں کو یا سیدنا معاویہ اور انکے گروہ کو باغی نا کہا جائے (بلکہ مجتہد باغی کہا جائے گا یہ فضائل بیان کرنے کے منافی نہیں کہ مجتہد باغی گناہ نہیں) کیونکہ حدیث عمار کہ اے عمار رضی اللہ عنہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ کیونکہ

(اجتہادی باغی خاٹی کہنا مذمت کے لیے نہیں بلکہ) اس لیے ہے کہ وہ حکم واضح کر دیا جائے جو حق و باطل میں تمیز کرے اور مجتہد مصیب اور مجتہد خطاء کار میں فیصلہ کرے، اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کی (فقط زبانی منافقانہ نہیں بلکہ) دلی تعظیم و توقیر ہو، اللہ کی رضا کی خاطر
(مرقاۃ تحت الحدیث 3397 ملتقط)

سَأَلْتُ أَبَا أُسَامَةَ أَيُّمَا كَانَ أَفْضَلَ مُعَاوِيَةَ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَ: لَا نَعْدُلُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا
ابو اسامہ سے سوال کیا کہ سیدنا معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز، آپ نے فرمایا کہ ہم کسی غیر صحابی (حتیٰ کہ عظیم الشان تابعی وغیرہ جیسے عمر بن عبدالعزیز) کو (سیدنا معاویہ وغیرہ) کسی صحابی کے برابر نہیں کر سکتے۔
(جامع بیان العلم وفضله 2/1173)

ثابت ہوا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فضیلت والے صحابی ہیں، غیر صحابی بڑے بڑے متقی پرہیزگار صوفیاء اولیاء علماء سیدنا معاویہ کے برابر نہیں ہو سکتے

وَقَالَ رَجُلٌ لِّلْمُعَاوِي بْنِ عِمْرَانَ: أَيُّنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ مُعَاوِيَةَ؟ ..
فَغَضِبَ وَقَالَ: لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ
ایک شخص نے المعانی سے پوچھا کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز کا مرتبہ سیدنا معاویہ کے معاملے میں کتنا ہے...؟؟ آپ غضبناک ہو گئے اور فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی (سیدنا معاویہ وغیرہ) کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا
(الشفاعہ ریف حقوق المصطفیٰ 2/123)

ثابت ہوا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فضیلت والے صحابی ہیں، غیر صحابی بڑے بڑے متقی پرہیزگار صوفیاء اولیاء علماء سیدنا معاویہ کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے آمین



غازی مرید حسین شہید رحمۃ اللہ علیہ

ملکِ فدا الرحمن

اسلام میں شہید اور غازی کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کو ان میں سے ایک کا بھی شرف حاصل ہو جائے۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی سرور کائنات کا ہاتھ پکڑ کر ان کے ساتھ جنت میں داخل ہو رہا ہو۔ پاکستان میں اللہ کے فضل و کرم سے بہت بڑے مرتبے کے مشائخ عظام، اولیائے کرام، غازی اور شہید گزرے ہیں۔ خاص طور پر رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر جان دینے والے غازیوں میں غازی علم دین اور غازی مرید حسین کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی رحمتوں سے نوازا۔ غازی مرید حسین کا تعلق تحصیل و ضلع چکوال کے گاؤں ”بھلہ“ سے تھا جو اب ان کی آخری آرام گاہ کی وجہ سے ”بھلہ شریف“ کہلاتا ہے۔ غازی مرید حسین کا بچپن سے ہی اسلام سے گہرا لگاؤ تھا۔ وہ مسلمانوں کو ہندوؤں کی دوکانوں سے سودا سلف سے منع کرتے رہتے۔ غازی مرید حسین گاؤں کے نمبردار چوہدری محمد عبد اللہ عرف چوہدری عبدل کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ ابھی آپ کی عمر صرف ساڑھے تین سال تھی تو ان کے والد محترم انتقال فرما گئے۔ وہ چکوال کی معروف شخصیت چوہدری خیر مہدی کے چچا زاد بھائی تھے۔ مرید حسین چوہدری خیر مہدی کے والد اور اپنے چچا کی سرپرستی میں چلے گئے لیکن کچھ سال کے بعد جب خیر مہدی کی عمر صرف پانچ سال ہوئی تو ان کے والد کا بھی انتقال ہو گیا پھر مرید حسین اور چوہدری خیر مہدی کی پرورش اپنے دادا چوہدری اللہ داد نے کی۔ مرید حسین نمبردار نے صرف 20 سال کی عمر 1936ء میں ”زمیندار“ اخبار میں ایک خبر پڑھی کہ ایک جانوروں کے ہسپتال کا ڈاکٹر جس کا نام رام گوپال ہے وہ حضور سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے وہ کیا گستاخی کر رہا تھا اس کو لکھنا میرے قلم کی اب بھی جرات

نہیں۔ بہر حال وہ شانِ رسالت ﷺ کی توہین کر رہا تھا۔ یہاں میں ایک بات لکھنا بھول گیا کہ اخبار میں یہ تحریر پڑھنے سے پہلے ایک رات خواب میں مرید حسین کو حضور پاک کی زیارت نصیب ہوئی اس کے بعد ان کی زندگی میں ایک انقلابی تبدیلی آئی۔ جو مسلمانوں کو ہندوؤں کی دکانوں سے سودا سلف لینے کا واقعہ ہوا تھا وہ بھی حضور پاک ﷺ کی زیارت کے بعد ہی ایسے اقدامات کئے جاتے رہے۔ بہر حال اس خبر کو پڑھتے ہی انہوں نے وہیں یہ فیصلہ کر لیا کہ میں نے اس مردود کو زندہ نہیں چھوڑنا۔ پیر صاحب سے اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے پہلے شادی کا حکم فرمایا۔ پیر صاحب کے حکم کے مطابق ان کی شادی اپنی بچپن کی منگیتر چچا زاد امیر بانو سے ہوئی۔ شادی کے چند دن بعد وہ اپنے پیر خواجہ محمد عبدالعزیز نظامی فخری السلیمانی اپنی بیوہ ماں اور اپنی شریک حیات سے اجازت لے کر گستاخ رسول کی تلاش میں نکل پڑے۔ انہوں نے اپنے گاؤں کے لوہار سے تین روپے کی تیز دھار چھری بنوائی۔ اس وقت ذرائع آمد و رفت اور میڈیا کے وسائل نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس لئے ان کو مردود کی رہائش اور ہسپتال تک پہنچنے میں 6 مہینے لگ گئے جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ مرید حسین کا یہ جذباتی فیصلہ نہیں تھا بلکہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شوق شہادت تھا۔ ڈاکٹر رام گوپال ایک گاؤں نارنوند تحصیل ہانسی ضلع حصار کا رہنے والا تھا۔ گھر کے ساتھ ہی اس کا جانوروں کا ہسپتال تھا۔ جب غازی مرید حسین اس کے ہسپتال کے قریب پہنچے تو وہاں کافی لوگ تھے۔ تھوڑی دیر انتظار کیا لیکن پھر مڑے اور ڈاکٹر رام گوپال کو لکارتے ہوئے کہا کہ "اُٹھ اوئے مردود محمد ﷺ کا دیوانہ آیا ای"، یہ کہتے ہی اس مردود پر چھری کا وار کیا۔ اس خیال سے کہ وہ زندہ نہ بچ جائے مزید وار کیے اور گاؤں سے باہر کی طرف نکل پڑے۔ قبل اس کے کہ ہندوؤں کا ہجوم ان کو قتل کرنے کے لئے جھپٹ پڑتا آپ چھری سمیت ایک تالاب میں کود گئے۔ پولیس نے آکر تالاب کو گھیرے میں لے لیا۔ غازی مرید حسین نے پولیس کو گرفتاری پیش کر دی۔ قسمت کا کھیل دیکھیں جب اس تھانے کے تھانیدار نے غازی مرید

حسین کا علاقہ پوچھا تو مرید حسین نے چکوال بتایا قوم پوچھی تو ”کہوٹ“ بتائی۔ آپ سن کر حیران ہو گئے کہ وہ تھانیدار تحصیل اور ضلع چکوال سے تعلق رکھنے والے سابق چیف کمشنر اسلام آباد، سابق وفاقی سیکرٹری اور با اصول بیورو کریٹ محمد افضل کہوٹ، جنرل محمد مظفر کہوٹ اور جناب محمد منیر کہوٹ کے والد محترم جناب احمد شاہ کہوٹ تھے۔ ان تھانیدار صاحب کے وہ تینوں سینیئر ترین بیورو کریٹ بیٹے ماشاء اللہ اب بھی زندہ ہیں اور اسلام آباد میں مقیم ہیں ان سے اس ساری تفصیل کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ مرید حسین کہوٹ کی گرفتاری کے بعد مرید حسین اور احمد شاہ کہوٹ کی بہت سارے لوگوں سے کئی حوالوں سے واقفیت نکل آئی بلکہ بزرگوں کی حد تک رشتہ داری کے رشتے بھی تھے۔ احمد شاہ کہوٹ نے مسلمان اور خود بھی عاشق رسول اور اپنے علاقے چکوال کے ہونے کے حوالے سے غازی مرید حسین کو کہا کہ آپ خود اقبال جرم نہ کریں تو میں آپ کو بچانے کی پوری کوشش کروں گا لیکن غازی مرید حسین نے جوش شہادت اور شوق شہادت میں انکار کر دیا۔ تھانیدار احمد شاہ کہوٹ اس تمام واقعہ کے چشم دید گواہ تھے۔ انہوں نے اس واقعہ کی اطلاع چکوال میں تمام لوگوں اور خاص کر ان کے لواحقین تک پہنچائی۔ غازی مرید حسین کو جہلم جیل میں منتقل کیا گیا ان کی طرف سے بیرسٹر جلال الدین قریشی اور دوسرے کئی مسلمان وکیل پیش ہوتے رہے۔ 18 اگست 1936ء کو گستاخ رسول ڈاکٹر رام گوپال کو واصل جہنم کیا اور 24 ستمبر 1937ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔ غازی مرید حسین نے جیل میں بہت خوبصورت شاعری کی۔ ایک میں تو انہوں نے پاکستان اور پاکستانی سبز ہلالی پرچم کی نشاندہی بھی کر دی تھی۔ غازی مرید حسین کا یہ شعر بہت ہی اعلیٰ اور پُر اثر ہے کیونکہ غازی مرید حسین سے غازی عباس تک ہر غازی کی شان واقع بڑی کمال ہے۔ غازی مرید حسین سے غازی عباس تک ناموس رسالت کے لئے جان دیتے رہے۔

۔ انہاں غازی دی شان کمال ہوندی اے

قومی پرچم تے اتے شکل ہلال ہوندی اے

یہاں یہ بات یاد رہے کہ غازی مرید حسین نے یہ شعر جیل میں 1937ء میں کہا تھا جبکہ قرارداد پاکستان 1940ء میں منظور ہوئی۔ اس کے بعد 1947ء کو پاکستان آزاد ہوا۔ اس وقت پاکستان کے نقشے کا رنگ اور ڈیزائن طے ہوا لیکن غازی مرید حسین 10 سال پہلے پاکستان کے جھنڈے پر ہلال کا نشان اپنے شعر میں بتا گئے تھے۔ غازی صاحب جیل میں اپنا تخلص اسیر لکھتے تھے تو اس حوالے سے ایک شعریہ بھی لکھا:

۔ دنیا سے دل لگا کر تجھے کیا ملا اسیر
اب عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں جان دے کے دیکھ

غازی مرید حسین کے جذبے اور شوق کے ساتھ اس بیوہ ماں جن کا نام غلام عائشہ تھا کا شوق اور جذبہ دیکھیں جن کا اکلوتا بیٹا صرف ساڑھے تین سال کا تھا تو خاوند کا سایہ سر سے ہٹ گیا بیوہ ماں نے کن مشکلات سے یتیم بیٹے کو پال پوس کر جوان کیا جب بیٹا عہد شباب میں پہنچا تو اس کو ناموس رسالت ﷺ کے لئے منہ چوم کراتی دور بھیج دیا، یہ ضروری نہیں تھا کہ بیٹا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جا تا وہ خود راستے میں ہی کافروں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بن سکتا تھا لیکن میں صدقے اور قربان جاؤں اس عظیم ماں کے جذبے پر جس نے اس عظیم مقصد کے لئے اپنے یتیم اور عظیم اکلوتے فرزند کی قربانی پیش کر دی۔ غازی مرید حسین کو 1937ء میں شہادت نصیب ہوئی۔ اس کے نو سال بعد ان کی زوجہ محترمہ امیر بانو 1946ء میں پردہ فرما گئیں۔ عظیم بیٹے کی شہادت کے 25 سال بعد 1962ء میں عظیم والدہ بھی اللہ پاک کو پیاری ہو گئیں۔

غازی مرید حسین کی شہادت کے آخری چشم دید گواہ پچھلے سال اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جو سارے واقعہ کی بہت خوبصورتی سے تفصیل بیان کرتے تھے۔ میں 1966-67ء میں ان کا طالب علم رہا۔ اس کے بعد بھی ساری زندگی ان سے رابطہ رہا۔ مجھے ان کی تمام باتوں پر 100 فیصد یقین ہے کیونکہ وہ بہت ہی سچے، کھرے اور دیندار شخص تھے۔ ان کا نام چوہدری محمد ایوب کہوٹ تھا

اور وہ غازی مرید حسین کے چچا زاد بھائی کے بیٹے تھے۔ جو 1926ء میں پیدا ہوئے اس واقعہ کے وقت ان کی عمر 12، 13 سال تھی۔ اب انتقال کے وقت ان کی عمر 95 سال تھی۔ ماشاء اللہ عمر کے آخری حصے تک بھی ان کی کمال کی یادداشت اور صحت تھی۔ چوہدری ایوب صاحب اپنی یادداشتوں پر زور دیتے ہوئے فرمانے لگے کہ غازی مرید حسین کی شہادت کے بعد ان کی قبر مبارک سے شہد سنے لگا تھا جس کو میں نے خود بھی چکھا اور کھایا تھا۔ لیکن پھر اس بات کی خبر دور دور تک پھیل گئی اور ملک بھر سے ایک ہجوم اٹھ آیا جس کو سنبھالنا مشکل ہو گیا پھر کچھ عرصے کے بعد وہ شہد آنا بند ہو گیا۔ ایک خبر راقم کو جنرل عبدالجید ملک سابق وفاقی وزیر نے بتائی جن کی غازی مرید حسین کی شہادت کے وقت عمر 18 سال تھی ان کی تاریخ پیدائش 1919ء تھی۔ انہوں نے بنفس نفیس غازی صاحب کے جنازے میں بھی شرکت فرمائی تھی اور پھر اب ان کی اسی خبر کی چوہدری محمد ایوب کہوٹ نے تصدیق بھی فرمائی ہے کہ غازی مرید حسین شہید کے جنازے میں کم و بیش دس لاکھ لوگوں نے شرکت فرمائی تھی۔ یہ اس وقت کے غیر مذاہب کے اخبارات نے بھی خبر شائع کی۔

دوسرا واقعہ یہ تھا کہ بہت سال پہلے غازی مرید حسین کے مزار میں ٹائلوں کا فرش بچھایا گیا، دو دہائیاں پہلے ماربل کی ایک ٹائل جو غازی صاحب کے سر ہانے لگی ہوئی ہے وہاں کے لوگوں نے مجھے بتایا اس پر غازی مرید حسین کے پیر صاحب کی تصویر بن گئی ہے ان کے پیر صاحب کی تصویر ساتھ رکھ کر دیکھا جائے تو بہت ساری مشابہت ہے جو لوگ وہاں جائیں اس پتھر کی ٹائل کی بھی زیارت کر سکتے ہیں اس کے اوپر شیشہ لگا کر اس کو محفوظ کر لیا گیا ہے۔ غازی مرید حسین شہید اور ان کی والدہ محترمہ کے جذبے، جرات اور حوصلے کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے:

۔ جس کو طوفان سے الجھنے کی ہوا عادت محسن

ایسی کشتی کو سمندر بھی دعا دیتا ہے

غازی مرید حسین جب جہلم جیل میں قید تھے تو رات کے وقت ان کے سزائے موت

کے کمرے (کال کوٹھڑی) میں نورانی روشنی ہو جاتی تھی۔ ان کے کمرے سے باتوں اور ہنسنے کی آوازیں آتی تھیں۔ ان کے ساتھ والے کمرے میں ایک ہندو سزائے موت کا قیدی تھا اس نے غازی مرید حسین سے اس کی تفصیل جاننے کے لئے بہت اسرار کیا تو غازی صاحب نے بتایا کہ حضور سرور کائنات ﷺ تشریف لاتے ہیں وہ قیدی ہونے کے ناطے یہ بخوبی جانتا تھا کہ اس اندھیری کال کوٹھڑی میں بڑے بڑے تالوں میں بند قیدی کے پاس کسی کی جرات نہیں جو آ سکے۔ اس نے یہ بات سن کر غازی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا اور غازی صاحب نے خود اس کا نام غلام رسول رکھا۔ وہ زندگی میں ہی یہ دعویٰ کرتا تھا کہ اللہ نے مجھے قتل کے گناہ سے معاف فرمادیا ہے۔

جہلم جیل کے ایک سپاہی نے غازی صاحب کے لواحقین اور دوسرے لوگوں کو بتایا جو غازی مرید حسین کی شہادت کے وقت پھانسی والے پھٹے پر جلا دے کے قریب کھڑا تھا کہ جب غازی صاحب کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالا گیا تو وہ زور زور سے درود شریف پڑھ رہے تھے۔ جلا دے نے انہیں خاموش رہنے کے لئے کہا۔ قانون کے مطابق خاموش رہنے کے لئے اس لئے کہا جاتا ہے تاکہ پھانسی کے لئے پھٹے ہٹانے کے جھٹکے سے قیدی کی زبان دانتوں کے نیچے آ کر نہ کٹ جائے تو غازی صاحب نے جلا دے کو کہا کہ تو اپنا کام کر مجھے اپنا کام کرنے دے۔ غازی مرید حسین کا شہادت کے عین وقت پر کہا جانے والا ایسا جملہ ہے جو ربی دنیا تک اسلامی تاریخ کا حصہ رہے گا۔ غازی مرید حسین شہید کے مزار کے اس وقت سجادہ نشین ان کے چچا زاد بھائی اور علاقے کی ممتاز شخصیت چوہدری خیر مہدی کے بڑے فرزند ارجمند بابو غلام اکبر صاحب ہیں۔ وہ دور دراز سے مزار پر آنے والوں کے لئے مہمان نوازی میں مصروف رہتے ہیں۔ مزار پر سائیکلین کے ساتھ خود حاضر ہو کر دعائیں کرواتے ہیں۔ وہاں بے سہارا بچوں کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے جہاں تینوں وقت بچوں میں لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔ بابو غلام اکبر تمام انتظامات کے ساتھ سالانہ عرس

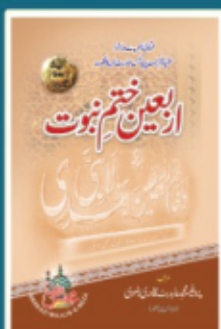
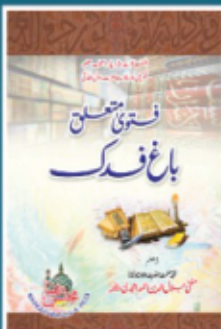
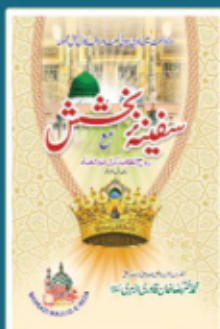
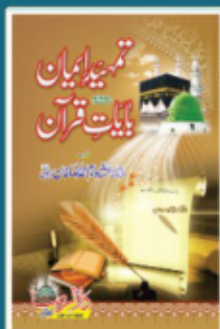
مبارک کے انعامات بھی بہت خوب بھاتے ہیں۔ یہ عرس مبارک اسلامی سال کے مطابق ہر سال 18/17 رجب کو ہوتا ہے جس میں ملک بھر سے ممتاز قوال قوالی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ 17 رجب کو مزار شریف کو غسل دے کر عرس مبارک کا افتتاح کیا جاتا ہے۔ 18 رجب کو دن گیارہ بجے سے دن دو بجے تک تقاریر ہوتی ہیں اور پھر رات عشاء کے بعد 9 بجے سے لے کر تہجد کی نماز تک قوالیاں ہوتی ہیں۔ صبح کے وقت اختتامی دعا کے ساتھ عرس ختم ہوتا ہے۔ غازی مرید حسین شہید پیر خواجہ محمد عبدالعزیز نظامی فخری السلیمانی چاچڑ شریف (تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا) کے مرید تھے۔

اور وہ پیر صاحب خود سیال شریف ضلع سرگودھا کے مرید تھے اس لئے اب ان کا سارا خاندان اپنے نام کے ساتھ سیالوی لکھتا ہے۔ غازی صاحب کی شہادت کے بعد پیر صاحب چاچڑ شریف سے بھلے شریف غازی مرید حسین کے دربار پر منتقل ہو گئے تھے۔ پیر صاحب غازی صاحب کے پہلے عرس سے چند یوم پہلے 1938ء میں اس دنیا سے کوچ فرما گئے لیکن اس سے پہلے غازی مرید حسین شہید کے عرس اور زائرین کے لئے بہت ساری واضح ہدایات فرما گئے تھے۔ پیر صاحب نے بھی اپنی وفات سے پہلے ایک تاریخی جملہ کہا کہ ہندو اب بہت جلد یہاں سے چلے جائیں گے لیکن جب تک وہ نہیں جاتے ان کی موجودگی میں گائے کا گوشت یا ذبیحہ نہ کرنا تا کہ ان کی دل آزاری نہ ہو اور ہندو مسلم فسادات نہ شروع ہو جائیں۔ ان کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا۔ 1940ء میں دو قومی نظریہ کی قرارداد پاس ہو گئی۔ غازی صاحب کی شادی انتہائی سادگی سے ہوئی۔ ان کی ماں جیل میں ملاقاتوں کے دوران بھی اکثر اپنے بیٹے سے کہتی کہ اگر آپ نے یہاں ہی آنا تھا تو مجھے شادی تو خوب شوق سے کرنے دیتے اس پر غازی صاحب صرف مسکرا دیتے لیکن سزائے موت پر عملدرآمد ہونے سے ایک دن پہلے 8 لوہقین کی ملاقات کرائی گئی تو اس دن غازی صاحب نے اپنی ماں کو ہنس کر کہا کہ کل اپنے بیٹے کی بارات دیکھنا آپ کے سارے شوق

پورے ہو جائیں گے۔ جنرل عبدالحمید ملک سابق وفاقی وزیر اور چوہدری محمد ایوب کے مطابق جو غازی مرید حسین کے جنازے کے معنی شہادت تھے بتاتے تھے کہ غازی صاحب کی والدہ جنازے کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں لوگ ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالتے ہوئے مبارکبادیں پیش کر رہے تھے، تو وہ مسکراتے ہوئے سب کو خیر مبارک کہہ رہی تھیں۔ کئی دفعہ ہار بہت زیادہ ہو جاتے تو وہ اتار کر لوگوں کو پکڑائے جا رہی تھیں۔ ہاروں کے پھول جنازے میں شریک لوگ تبرکاً اپنے پاس محفوظ کر رہے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ سب کی دعائیں اور مرادیں قبول فرمائے۔ غازی مرید حسین کی شہادت کے بعد ان کی والدہ زیادہ تر قبر مبارک کے پاس ہی رہتی تھیں۔ لوگ ان سے بھی دعا کی درخواست کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرماتا۔ یہاں میں ایک بات کا اضافہ کرتا چلوں کہ جب غازی مرید حسین نے اس مردود کو واصلِ جہنم کرنے کا ارادہ کر لیا تو اس کے چند دنوں کے بعد وہ ضلع حصار کی طرف اس مردود کی تلاش کو نکل گئے کیونکہ جلد از جلد اس مردود کی زبان سے وہ لفظ چھیننا چاہتے تھے۔ آج ملک بھر سے لوگ ان کے مزار پر قافلوں کی شکل میں بسیں بھر بھر کر حاضری لگواتے ہیں اپنی پریشانیوں، مرادوں اور بیماریوں سے نجات کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کی مرادیں پوری فرماتا ہے۔ مزار پر آنے والوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، آزاد کشمیر اور جنوبی وزیرستان سے قافلوں کی شکل میں لوگ دربار پر حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے غازی اور شہید عاشق رسول کے مزار پر ایسی برکت اور خوشبو پھیلا رکھی ہے کہ واپس آنے کو دل نہیں کرتا پھر خاص طور پر وہاں پر آنے والوں کی زبان سے ان کی دعائیں قبول ہونے کی باتیں سن کر ہر شخص کا دل کرتا ہے کہ اپنے سارے خاندان کو لے کر یہاں حاضری دوں۔ اللہ تبارک تعالیٰ سب کی مشکلیں آسان فرمائے۔ آمین۔

۔ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

قابل مطالعہ کتابیں



مسلم کتابی
ڈاؤن لوڈ، مکتبہ، بیورو، اسلام آباد
042-37225605

Email: muslimkitabevi@gmail.com